

**نارتھ ویسٹرن تھیالوجیکل سیمینری**

**Northwestern Theological Seminary**

**تاریخ بائبل پر ایک نظر (A LOOK AT THE BIBLE HISTORY)**

سوال نمبر 1: پرانے عہد نامہ سے تاریخوں کا ایک زینہ تیار کریں۔

|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| **مسیح سے پہلے** | **سال** | **ادوار** |
|  | 2000 | ابرہام |
| 1500 قبل از مسیح | 1870 | اسرائیل مصر میں |
| 1400 قبل از مسیح | 1440 | خروج |
| 1300 قبل از مسیح | 1275 | یشوع کی وفات |
| 1200 قبل از مسیح | 1250 | جدعون |
| 1100 قبل از مسیح | 1110 | سمسون |
| 1000 قبل از مسیح | 1025 | ساؤل بادشاہ |
| 900 قبل از مسیح | 931 | سلطنت کی تقسیم |
| 800 قبل از مسیح | 875 | ایلیا |
| 700 قبل از مسیح | 722 | اسرائیل کی اسوری اسیری |
| 600 قبل از مسیح | 606 | یہوداہ کی بابلی اسری (پہلی لہر) |
| 500 قبل از مسیح | 560 | اسیری کا خاتمہ (ہیکل کی تعمیر نو) |
| 400 قبل از مسیح | 425 | پرانے عہد نامے کا اختتام (ملاکی) |
| 3000 قبل از مسیح | 323 | یونانی حکومت |
| 200 قبل از مسیح | 280 | ہفتادی ترجمہ (یونانی میں عہد عتیق کا ترجمہ) |
| 100 قبل از مسیح | 167 | مکابی |
| یسوع مسیح کی پیدائش | 63 | رومی حکومت |

جواب:

سوال نمبر 2: پرانے عہد نامہ سے سات دنوں کی تعریف کریں اور ہر دن خدا نے کیا کیا کام کئے۔ اُن کو اپنے الفاظ میں تفصیلاً بیان کریں۔

جواب:

’’خدا کی روح پانی کی سطح پر جنبش کرتی تھی۔‘‘ یہ بہت بڑے تخلیقی اور تشکیل کے عمل کی تیاری تھی کہ چھے دن میں تخلیق اور تشکیل سے زمین اِنسانی رہائش کے لئے تیار کی گئی۔

پہلے دن خدا نے روشنی کو تاریکی سے جدا کیا اور دن اور رات کو قائم کیا۔ اِس عمل کی چوتھے دن سورج‏، چاند اور ستاروں کے قیام سے مطابقت نہیں ہے۔ ۲۔کرنتھیوں ۴:‏۶ میں پولس رسول تاریکی سے نور کو جداکرنے اور گنہگار کی تبدیلی میں مماثلت بیان کرتا ہے۔

یوں معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے دن سے پہلے زمین پانی کی موٹی تہ سے مکمل طور پر گھری ہوئی تھی‏، شاید یہ آبی بخارات کی صورت تھی۔ دوسرے دن خدا نے اِس تہ کو تقسیم کیا‏، یعنی ایک حصہ زمین پر کا پانی بنا اور دوسرا بادل۔ اور اُن کے درمیان فضا تھی۔ ’’خدا نے فضا کو آسمان کہا‘‘‏، یعنی زمین کے اُوپر خلا کی وُسعت آسمان کہا ‏۔ آسمان سے یہاں مراد ہے وہ فضا جہاں پرندے اُڑتے ہیں۔

تب خدا نے پانی میں سے خشک زمین کو ظاہر کیا‏، یعنی اُس پانی سے جو اِس سیارے کو ڈھانپے ہوئے تھا۔ یوں سمندر اور زمین کو پیدا کیا گیا‏، تیسرے دن خدا نے زمین سے ہر طرح کے درختوں‏، گھاس اوربوٹیوں کو اُگایا۔

چوتھے دن خدا نے سورج‏، چاند اور ستاروں کو آسمان پر پیدا کیا تاکہ وہ روشنی دیں اور اُن سے ماہ و سال کا اِمتیاز ہو سکے۔

پانچویں دن پانیوں میں مچھلیاں پیدا کیں اور زمین پر پرندے اور رینگنے والے جانداروں کو پیدا کیا۔ لفظ ’’پرندوں‘‘ کا مطلب ہے ’’اُڑنے والے‘‘ اور اِس میں اُڑنے والے کیڑے بھی شامل ہیں۔

چھٹے دن خدا نے جانوروں اور رینگنے والے جانداروں کو پیدا کیا۔ قانون عمل تولید کو عموماً اِن الفاظ‏،"اُن کی جنس کے موافق" سے بار بار دُہرایا گیا ہے۔ حیاتیاتی زندگی کی ’جنس‘ کے درمیان نمایاں اِختلاف ہے۔ لیکن ایک جنس سے دوسری جنس میں منتقل ہونے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

خدا نے سب سے اعلیٰ تخلیق اِنسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند پیدا کیا۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ اِنسان کو خدا کے نمائندے کی حیثیت سے زمین پر رکھا گیا۔ اور کئی طرح سے اِس کی خدا کے ساتھ مشابہت ہے۔ جیسے تثلیث میں باپ‏، بیٹا اور روح القدس ہے اسی طرح اِنسان تین حصوں یعنی روح‏، جان اور جسم پر مشتمل ہے۔ خدا کی طرح اِنسان میں شعور و عقل‏، اخلاقی فطرت‏، دوسروں سے تعلق اور رابطہ قائم کرنے کی قوت اور جذباتی فطرت ہے‏ ۔دوسرے جانداروں کے مقابلے میں اِنسان خدا کی پرستش کرنے والا‏، صاف صاف باتیں کرنے والا اور تخلیق کار ہے۔

بنی نوعِ اِنسان کو پھلنے اور بڑھنے کے لئے حکم دیا گیا۔

خدا نے اِنسان کو اِختیار دیا کہ وہ مخلوقات پر حکومت کرے‏، یعنی اِس کا استعمال کرے نہ کہ اِس کا ناجائز استعمال کرے۔ زمین پر ماحولیاتی بحران اِنسان کے لالچ‏، خود غرضی اور بے پروائی کے باعث ہے۔

سوال نمبر 3: حضرت ابرہام کی بلاہٹ کے متعلق بیان کریں۔

جواب: ابرہام کو خدا نے جب بلاہٹ دی تو اس نے کسی بات کو خدا کے سامنے ترجیح نہ دی بلکہ اس نے ویسا ہی کیا جیسا خدا نے اسے حکم دیا تھا۔سب سے پہلے تو ہمیں اس میں خدا کے متعلق ایمان میں مستقل مزاجی ملتی ہے کہ اس نے بوڑھا ہو کر بھی خداوند پر ایمان رکھا کہ وہ اسے صاحب اولاد ضرور بنائے گا۔ اور پھر جب اس کے ہاں پہلا بیٹا پیدا ہوا تو خدا نے کہا کہ ابرہام تُو اس بیٹے کو میرے لئے قربان کر تو اس نے دریغ نہ کیا بلکہ خداوند کی مرضی کو بجا لایا مگر خداوند نے اپنے بندہ اضحاق کو قربان نہ ہونے دیا بلکہ اس کی جگہ ایک مینڈھا مہیا کیا۔

خدا نے ابرہام کو کہا کہ تُو اپنے ناطے داروں کو چھوڑ کر اس ملک میں بسیرا کر جو میں تجھے دینا چاہتا ہوں تو اس نے ویسا ہی کیا جیسے خد انے کہا تھا۔

دنیا کی قوموں نے خدا کی طرف سے منہ پھیر لیا، اپنی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنے لگیں اور بُتوں کی پرستش شروع کر دی۔ پس خدا نے ایک شخص ابرہام کو چُنا تاکہ ایک نئی قوم کا آغاز کرے ۔ خدا نے ابرہام سے کہا "تُونے اپنے وطن اور اپنے ناتے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کہ اس ملک میں جا جو مَیں تجھے دکھاؤں گا۔ اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دوں گا اور تیرا نام سرفراز کروں گا ۔ اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلے سے برکت پائیں گے۔"

ابرہام اپنے وطن کسدیوں کے اُورؔ سے چل دیا اور چھ سو میل دُور حاران پہنچ گیا۔ کسدیوں کا اُورؔ ایک نہایت تہذیب یافتہ ملک تھا لیکن بُت پرستی سے بھرا ہُوا تھا۔ حاران میں اپنے باپ کی وفات کے بعد ابرہام کنعان کو چلا گیا۔ اُس کے وہاں جانے کے تھوڑے عرصہ بعد کنعان میں سخت کال پڑا۔ اس لئے ابرہام مصر کو چلا گیا۔ وہ مصر میں بہت دولتمند ہوگیا، لیکن جب وہ اپنے بھتیجے لوط کے ساتھ واپس ملک کنعان کو جارہا تو لوط اس سے جدا ہوگیا کیونکہ ابرہام کے چرواہوں اور اس کے چرواہوں میں جھگڑا ہوگیا تھا۔ لوط نے سدوم میں سکونت اختیار کی جسے خدا جلد ہی اس کی بدکاری کے سبب سے تباہ و برباد کرنے والا تھا۔ ابرہام انسان ہوتے ہوئے اس بات کو ترجیح دیتا ہے کہ میں اپنے بھتیجے کو بھی ساتھ رکھوں مگر خدا کو یہ پسند نہ آیا بلکہ خدا چاہتا تھا کہ وہ اپنے تمام رشتوں کو چھوڑ کر آگے بڑھے۔

سوال نمبر 4: ملک موعود میں داخلے پر نوٹ لکھیں۔

جواب: ہم توجہ دیں گے کہ کیسے ابراہام اور ساری نے اپنی زندگی کو مشکل بنا لِیا، ابرہام کو ساری نے کہا کہ خُدا نے ہم سے اولاد کا وعدہ کِیا ہےمگر ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اولاد مجھ میں سے نہ ہو، اِس لئے ساری نے کہا کہ تُو میری لونڈی کے پاس جا تا کہ تُو خُداوند ہمیں اُس کے رحم سے اولاد دے۔ اُنہوں خُدا کی مرضی نہ جانا بلکہ اپنی مرضی کی۔ اور پھر لونڈی نے اپنی بی بی کوچِڑایاتو اُس نے پھر اِلزام ابراہام پر ڈال دِیا کہ تُو اِسے قابو میں رکھ۔

گِنتی5:21؛ بنی اسرائیل قوم خُدا اور موسیٰ کی شکایت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا دِل اِس کی نکمی خُوراک سے بھر گیا ہے۔ وہ مُوسیٰ سے لڑتے تھے کہ خُدا ہمیں یہاں مرنے کے لئے لے آیا ہے۔ اگر ہم بیابان میں ہیں تو اِس بات میں خُدا کی اور خُدا کے خادموں کی کوئی غلطی نہیں بلکہ یہ ہماری غلطی ہے کیونکہ ہمارا رویہ ہی فساد کی جڑ ہوتی ہے، اگر مشکل میں خُدا کا شُکر کرتے ہیں تو وہ ہمیں ہر طرح کی مصیبت سے نکالنے کی قُدرت رکھتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ خدا کے ساتھ وفادار نہ رہے وہ وعدے کی زمین تک نہ پہنچ سکے۔

بنی اسرائیل دریائے یر دن کے مشرقی کنارے پر جمع ہوئے ۔ موسیٰ کی وفات پر خدا نے یشوع کو ان کا راہنما مقرر کیا ۔ لوگ جوان اور پر جوش تھے ۔ خدا نے بیابان میں ایک نئی نسل تیار کی تھی، کیونکہ وہ لوگ جو مصر سے نکلتے وقت 20 سال سے اوپر تھے ، ماسوا یشوع اور کا لب کےاپنی نافرمانی کے باعث بیابان میں ہلاک ہو گئے تھے ۔

خدا نے یشوع کو کہا "اٹھ اور ان سب لوگوں کو ساتھ لے کہ اس یردن کے پار اس ملک میں جا جسے میں ان کو یعنی بنی اسرائیل کو دیتا ہوں "۔

جس طرح خدا نے پچھلی نسل کو بحیرہ قلزم میں سے گزارا تھا، اسی طرح اُس نے اب معجزانہ طور پر دریائے یر دن کو دو حصے کر دیا اور لوگ سوکھے پاؤں گزر گئے ۔ لیکن جب لوگ دوسرے کنارے پر پہنچ گئے تو پانی پھر مل گیا اور ان کی واپسی کا راستہ بند ہو گیا ۔ کنعانی سخت بے دین اور شریر لوگ تھے ۔ خدا نے انہیں چار سو سال کی مہلت دی تھی۔ (پیدائش 15: 13، 16) لیکن انہوں نے تو بہ نہ کی۔ پس اس نے یشوع کو حکم دیا کہ انہیں بالکل نیست و نابود کر دیا جائے۔

خدا نہیں چاہتا تھا کہ کنعانی بنی اسرائیل کو بھی آلودہ کر دیں ۔ چنانچہ اُن پر دہشت چھا جاتی ہے (خروج 9: 16؛ ، 15: 14-16)۔

لڑائی سے پیشتر خدا یشوع پر" خداوند کے لشکر کا سردار "کے طور پر ظاہر ہوا اور کہا " دیکھ میں نے پر یجو کو ... تیر سے ہاتھ میں کر دیاہے" اور اُس نے اُس پر قبضہ کرنے کے لئے اُسے بڑی عجیب ہدایات دیں کہیں جس طرح انہیں کہا گیا تھا یشوع اور لوگوں نےشہر کے گرد چکر لگائے، خدا نے فصیل کو گرا دیا اور انہوں نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ بنی اسرائیل اپنی اس مہم کی پہلی لڑائی میں فتح مند ہوئے ۔

اپنی دوسری مہم میں یشوع جنوب کی طرف بڑھا اور جبعون کے مقام پر پانچ بادشاہوں سے ایک بڑی جنگ لڑی ۔ خداوند نے آسمان سے پتھر بر سائے اور جتنے اسرائیل قتل کر سکتے تھے اس سے کہیں زیادہ اموریوں کو بلاک کر دیا ۔ لیکن یشوع کو خدشہ تھا کہ بچے کُچے اموری کہیں تاریکی کا فائدہ اُٹھا کر فرار نہ ہو جائیں ۔ لہذا اُس نے خداوند کو پکارا اور پھر اس نے کہا "اسے سورج ! تو جبعون پر ٹھہرا رہ " اور سورج تقریباً سارا دن ٹھہرا رہا "کیونکہ خداوند اسرائیلیوں کی خاطر لڑا "۔

تیسری مہم کے وقت جب شمال میں دشمنوں نے یہ سب باتیں سنیں تو وہ اپنے تمام سپاہیوں ، گھوڑوں اور رتھوں کو لے کہ میروم ؔ کی جھیل کے کنار سے جمع ہوئے ۔ لیکن یشوع بڑی تیزی سے اپنی فوج لے کہ وہاں پہنچ گیا اور اس سے پیشتر کہ وہ تیار ہوتے ان پر اچانک حملہ کر کے ان کو تباہ کر دیا ۔

چھ سال کے عرصے میں بنی اسرائیل نے تقریباً 31 بادشاہوں کو شکست دی اور ان کے علاقوں پر قبضہ کر لیا ، تاہم انہوں نے خداوند کے حکم کے مطابق انہیں مکمل طور پر نہ نکالا یا تباہ کیا۔ پھر یشوع نے جیسا کہ خداوند نے حکم دیا تھا ، قرعہ ڈال کر زمین قبیلوں میں تقسیم کردی۔

"اور اسرائیلی خداوند کی پرستش یشوع کے جیتے جی اور اُن بزرگوں کے جیتے جی کرتے رہے جو یشوع کے بعد زندہ رہے اور خداوند کے سب کاموں سے جو اُس نے اسرائیلیوں کے لئے کئے تھے واقف تھے ۔" اس پشت کی وفات کے بعد ایک نئی پشت پیدا ہوئی ۔ "ان دنوں میں اسرائیل میں کوئی بادشاہ نہ تھا ۔ ہر ایک شخص جو کچھ اس کی نظر میں اچھا معلوم ہوتا تھا وہی کرتا تھا "

بنی اسرائیل چھ مرتبہ اس چکر میں سے گزر ہے : "اور بنی اسرائیل نے خداوند کے آگے بدی کی .... خداوند کا قہر اسرائیل پر بھڑ کا .... اس نے ان کو ان کے دشمنوں کے ہاتھ جو آس پاس تھے بیچا ... خداوند نے ان کے لئے قاضیوں کو برپا کیا .... اور ملک میں .... چین رہا" ۔

خدا وند نے اپنے لوگوں کو رہائی دلانے کے لئے پندرہ قاضی بر پاکئے ۔ اس زمانہ میں خدا نے متعدد معجزے بھی کئے لیکن لوگوں پر اُن کا بہت کم اثر ہوا ۔ اس تاریک زمانہ کا ایک روشن نکتہ صرف روت کی کہانی ہے ۔ اس زمانہ کا اختتام اُس وقت ہوا جبکہ لوگ سموئیل کے پاس آئے اور کہا "تُو کسی کو ہمارا بادشاہ مقرر کر دے جو اور قوموں کی طرح ہماری عدالت کرے.... اور خداوند نے سموئیل سے کہا .... انہوں نے تیری نہیں میری حقارت کی ہے کہ میں ان کا بادشاہ نہ رہوں" ۔

سوال نمبر 5: مسیحی کلیسیاء ، روح القدس، یروشلیم، یہودیہ سامریہ اور زمین کی انتہا پر نوٹ لکھیں۔

جواب :

مسیحی کلیسیاء

متی16:28؛ ارشادِاعظم پر شاگِردوں کا کیا عمل ہُوا؟ اعما ل 1: 8-6:کیونکہ خُداوند کے رُوح کے بغیر ہم کُچھ نہیں کرسکتے ۔ شاگِرد بڑھتے گئے اور پھِر اُنہیں مسّلوں کا سامنا ہُوا۔ اعمال8: 2-1؛ ستِفنس جو خُدا کے کلام کی منادی کرتا تھا اُسے قتل کردِیا گیا کہ وُہ یسوع کے نام ک مُنادی کرتاتھا مگر کلامِ حق کو تو پھیلنا تھا اور شاگِر د جگہ بہ جگہ یسوع کے نام کا پرچار کرتے رہے اور مسیح کے نام سے توبہ کی منادی کرتے رہے۔اعمال11: 30-19؛ تو پھر دیکھو خُدا کے بندے یہودیوں سے ہٹ کر یونانیوں کو خُدا کے کلام کی بشارت دینے لگے ۔ برنباس بہت قُوت سے بھر ہُوا تھا ۔ وُہ وہی باتیں سکھا رہا تھا جو اُس نے یروشیلم میں شاگردوں سے سیکھیں ۔ یسوع نے جو کِیا اور جو کہا وُہ سب اُس نے لوگوں کو بتایا۔ یہ وہی وعدے ہیں جو خُدا نے شاگِردوں سے کِئے۔ساؤل کو تب یہ سیکھنے کی ضرورت تھی کہ کلیسیا میں کیا ہو رہا ہےاِنطاکیہ کی کلیسیا میں اِتنا کام ہورہا تھا کہ پُوری دُنیا میں اُن کی دُھوم مچی ہُوئی تھی اور اُنہیں چھوٹے مسیحی کہا جاتا تھا۔ اعمال13: 3-1؛جب خُدا کی تعلیم اُن پر عمل پَیرا ہوتی ہے توکلیسیاء روزہ رکھتی ہے مسیح کی رفاقت میں وقت گُزارتی ہےتو رُوح القُدس پھِر اُن سے بات کرتا ہے۔ اعمال19: 10-6؛ پولُس رسُول اِس بڑے شہر میں آیا اور اُس نے یہاں خِدمت شُروع کی اور پُورے دو سال اپنے شاگِردوں کو تعلیم دی۔ اُس نے پاک رُوح کی نعمتوں اور بپتسمہ کے متعلق ، اور مسیح کی عملی زندگی کے متعلق سِکھایا۔اعمال11:19؛ خاص سے مُراد وُہ معجزے جو لوگ سمجھتے تھے کہ صِرف خُداہی کر سکتا ہے ، سو خُدا اپنے بندے کو اِس کام کے لئے اِستعمال کررہا تھا کہ اُس کے نام ظاہر کرے اور پولُس لوگوں میں دلیری کے باپ ،بیٹے اور رُوح القُدس کے نام سے توبہ کی منادی کرتا رہا۔

جیسے خداوند یسوع مسیح نے کہا کہ " لیکن جب رُوحُ القُدس تُم پر نازِل ہو گا تو تُم قُوّت پاؤ گے اور یروشلِیم اور تمام یہُودیہ اور سامرؔیہ میں بلکہ زمِین کی اِنتِہا تک میرے گواہ ہو گے۔" اس سے مراد خداوند یسوع مسیح کا وہ وعدہ ہے کہ مَیں باپ کے پاس جاتا ہوں اور تمہارے لئے دوسرا مددگار بھجواتا ہوں۔ اور وہ روح القدس ہی ہے جو ہم میں رہ کر یسوع مسیح کی گواہی دیتا ہے۔

روح القدس۔

اب خداوند یسوع مسیح کو آسمان پر گئے دس دن ہوچکے تھے۔ شاگرد خداوند کے فرمان کے مطابق ابھی تک یرشلیم میں تھے۔ عید پنتیکست کا دن تھا کہ اچانک ہی آسمان سے ایک ایسی آواز آئی جیسے کہ زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے۔ اس سے ساراا گھر جہاں شاگرد بیٹھے تھے گونج اُٹھا، اور انہوں نے آگ کے شعلوں کی سی پھٹتی زبانیں دیکھیں جو اُن سب پر آکر ٹھہر گئیں۔ وہ سب روح القدس سے بھر گئے۔ اُن دنوں یرشلیم میں عید منانے کے لئے متعدد ممالک سے یہودی آئے ہوئے تھے۔ پطرس نے اُن کے درمیان کھڑے ہو کر بلند آواز سے لوگوں کو کہا کہ یسوع ہی المسیح اور موعودہ نجات دہندہ ہے۔ اس وقت ایک معجزہ رو نما ہوا: یروشلیم میں ہر ایک نے شاگردوں کی گواہی کو اپنی زبانن میں سُنا۔ بہت سے لوگوں کے دلوں پر چوٹ لگی اور تین ہزار اشخاص ایمانداروں میں شامل ہوئے۔ اس دن کلیسیاء وجود میں آئی۔

یروشلیم اور یہودیہ میں

رسول ، مسیح کی گواہی دیتے رہے اور روحیں بچتی رہیں۔ یہودی حُکام نے جبروتشدد کے ذریعہ کلیسیا کی ترقی کو روکنے کی کوشش کی۔ لیکن مسیحی اس بات پر خوشی مناتے تھے کہ " ہم اس کے نام کی خاطر بے عزت ہونے کے لائق تو ٹھہرے"۔ بالآخر یہودیوں نے ستفنس کی شہادت کے ساتھ ہی رسولوں کے سوا تمام مسیحی یہودیہ اور سامریہ کے علاقوں میں بکھر گئے لیکن جہاں کہیں بھی وہ گئے کلام کی خوشخبری دیتے رہے۔

سامریہ

فلپس، سامریہ کے شہر کو گیا اور وہاں لوگوں میں مسیح کی منادی کی۔ یہ ایک غیر معمولی بات تھی کیونکہ یہودی سامریوں سے مخلوط النسل ہونے کی وجہ سے نفرت کرتے تھے۔ سامریہ میں متعدد لوگ مسیح پر ایمان لائے۔ سو انہوں نے پطرس اور یوحنا کو یروشلیم سے بلوایا۔ انہوں نے آکر سامریوں پر ہاتھ رکھے او رانہیں بھی پاک روح ملا۔ ایک متعصب یہودی بنام ساؤل مسیحیوں کو مارتا پیٹتا اور گرفتار کرتا پھرتا تھا لیکن وہ بھی دمشق کی راہ پر مسیح کا پیرو کار بنا۔ خدا نے اسے بتایا کہ وہ "قوموں بادشاہوں اور بنی اسرائیل پر میرا نام ظاہر کرنے کا چُنا ہوا وسیلہ ہے"۔

زمین کی انتہا

تقریباً دس سال بعد خدانے پولس او ر سیلاس کو پہلے بشارتی سفر پر بھیجا۔ جب انجیل غیر قوموں میں پھیلنے لگی تو متعدد مسائل نے بھی سر اٹھایا۔ پس ان مسائل کو حل کرنے کے لئے یروشلیم میں ایک عظیم کونسل منعقد ہوئی (اعمال 15 باب)۔ کونسل میں یہ فیصلہ ہوا کہ کسی غیر یہودی کو مسیحی بننے کے لئے پہلے یہودی بننا ضروری نہیں ہے۔ دوسرے اور تیسرے بشارتی سفر کے بعد پولس کو گرفتار کرکے رومہ بھیج دیا گیا۔ ایک روایت کے مطابق رہائی کے تھوڑے عرصے بعد اس کا سرقلم کردیا گیا۔ یوحنا رسول نے 95ء کے قریب بائبل کی آخری کتاب مکاشفہ تحریر کی۔